فتوی نمبر:AB0016

تاریخ:9مارچ2020

بسم اللہ نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ امام صاحب نماز مغرب کی دوسری رکعت میں جہری قرات کرنا بھول گئے یہاں تک کہ سورہ فاتحہ مکمل کرنے ہی والے تھے کہ مقتدیوں نے لقمہ دیا، جس پر سورہ فاتحہ مکمل کرنے کے فورا بعد امام صاحب نے سورۃ التکاثر بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دی اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا، کیا نماز درست ہو گئی؟ سائل:عبد اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ کا حکم سمجھنے سے قبل چند باتوں کو ذہن نشین فرمالیں۔

(1)سری نماز میں جہری یا جہری نماز میں سری قرات کرنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ ایک ہی آیت پڑھی ہو۔

(2)نصف سے کم سورہ فاتحہ پڑھی تھی کہ خود یا مقتدیوں کے لقمہ دینے سے یاد آگیا اور دوبارہ شروع سے جہری یا سری قرات کر لی تو واجب شدہ سجدہ سہو ساقط ہو گیا، لہذا بغیر سجدہ سہو نماز درست ہو گی۔

(3)نصف سے کم سورہ فاتحہ پڑھی اور خود یا مقتدیوں کے لقمہ دینے سے یاد آگیا اور جہاں پہنچا تھا وہیں سے سری یا جہری قرات شروع کر دی تو جو سجدہ سہو واجب ہوا تھا ساقط نہ ہوا بلکہ بدستور باقی رہا، لہذا سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی۔

(4)نصف یا نصف سے زائد سورہ فاتحہ پڑھ لی پھر یاد آیا تو دوبارہ شروع سے پڑھنے سے بھی سجدہ سہو ساقط نہ ہو گا۔

(5)لقمہ دینے کی اجازت اس صورت میں ہے جب نماز ٹوٹ رہی ہو یا سجدہ سہو واجب ہو رہا ہو یا واجب شدہ سجدہ سہو کے ساقط ہونے کی کوئی صورت ہو۔

(6)جب سجدہ سہو کے ساقط ہونے کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو لقمہ دینا ناجائز ہے، اگر مقتدی نے دیا تو لقمہ کے ناجائز و بے محل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز فاسد، اگر امام نے لیا تو امام سمیت سب نمازیوں کی بھی فاسد ہو جائے گی۔

ان مقدمات سے بالکل واضح ہو گیا کہ صورت مسئولہ میں امام نصف سے زائد سورہ فاتحہ پڑھ چکا تھا اب خواہ خود یاد آنے پر بھی دوبارہ شروع سے پڑھتا تو سجدہ سہو ساقط نہ ہوتا بلکہ بدستور واجب ہی رہتا لہذا مقتدیوں کو لقمہ دینے کی اجازت نہ تھی، پھر بھی مقتدیوں نے دیا تو لقمہ دینے والوں کی نماز ٹوٹ گئی اور جب امام نے ان مقتدیوں سے لقمہ لیا جو خود نماز میں نہ تھے تو امام کیساتھ سب نمازیوں کی بھی ٹوٹ گئی، جب نماز ہی ٹوٹ گئی تو سجدہ سہو کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:" لو جھر فیمایخافت او خافت فیمایجھر وجب علیه سجود السھو "۔ترجمہ:ماتجوزبه الصلوۃ (یعنی اتنی مقدار جس سے نماز کا فرض ادا ہو جاتا ہے) سری کرنی تھی بھول کر جہری کرلی یا جہری کرنی تھی بھول کر سری کرلی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ 128، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ "آیت مایجوزبه الصلوۃ کتنی مقدار ہے ؟توجواباًارشاد فرمایا:"وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اس کے ساتھ یہ بھی شرط لگائی ہے کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو۔"

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد6، صفحہ 344، رضافاؤنڈیشن:لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، قرات کا بیان، جلد1، حصہ 3، صفحہ 512، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

جہری نماز میں سری یا سری نماز میں جہری کرنا شروع کی، سورہ فاتحہ نصف سے کم پڑھی تھی کہ اصلاح کرلی اور شروع سے اس کا اعادہ کرلیا تو سجدہ سہو جو واجب ہوا تھا ختم ہو گیا۔سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ "جدالممتار" میں فرماتے ہیں:"لو خافت ببعض الفاتحه یعیده جھرالان تکرارالبعض لایوجب السھو ولاالاعادۃ والاخفاء بالبعض یوجبه فبالاعادۃ جھرایزول الثانی ولایلزم الاول"ترجمہ:اگر بعض فاتحہ آہستہ قرات کی تو وہ جہرا اس کا اعادہ کرے کیونکہ بعض کا تکرار سجدہ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور بعض کو آہستہ پڑھنا اس کو واجب کرتا ہے تو جہرا اعادہ کرنے سے دوسرا (نماز کے اعادہ کا وجوب) زائل ہو جاتا ہے اور پہلا (سجدہ سہو کا وجوب) لازم نہیں ہوتا۔ (جدالممتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراۃ، جلد3، صفحہ 237، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

اس جزئیہ میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے صراحتاً فرمایا ہے کہ جہری نماز میں اگر بعض سورہ فاتحہ کو آہستہ پڑھا تھا تو جہرا شروع سے سورہ فاتحہ پڑھے تاکہ اعادہ یا سجدہ سہو کا حکم ساقط ہو جائے۔

لیکن اگر سورہ فاتحہ نصف یا نصف سے زائد پڑھ چکا تھا تو شروع سے اعادہ نہیں کر سکتا کہ نصف فاتحہ کا تکرار خود ترک واجب ہے۔

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:اوراگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 711، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فتاوی امجدیہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:"آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھتا رہا ،پھر بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا، تو اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا تھا پھر شروع سے پڑھنا شروع کیا تو بھی سجدہ سہو واجب ہے کہ یہ اکثر سورہ فاتحہ کی تکرار ہوئی اور یہ موجب سجدہ سہو ہے ،اگر دونوں دفعہ بلا قصد سہواً ہوا ہو تو اور اگر بالقصد تکرار کی تو اعادہ واجب ،اور اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ نہیں پڑھا تھا تو نہ سجدہ سہو ہے، نہ اعادہ۔

(فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوۃ، باب سجود السہو، جلد1، صفحہ 282، مکتبہ رضویہ، کراچی)

جس مقام پر ترک واجب ہو گیا ہو اور لقمہ دینے سے لازم شدہ سجدہ سہو ساقط ہو سکتا ہو تو وہاں لقمہ دینا درست ہوتا ہے۔

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:ترک واجب ولزوم سجدہ سہو ہو چکا،اب اس کے بتانے سے مرتفع (ساقط) نہیں ہو سکتا،اوراس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ نہیں جس سے بچنے کو یہ فعل کیا جائے کہ غایت درجہ بھول کر سلام پھیر دے گا،پھراس سے نماز تو نہیں جاتی وہی سہو کا سہو ہی رہے گا،ہاں جس وقت سلام شروع کرتا،اس وقت حاجت متحقق ہوتی اور مقتدی کو بتانا چاہیئے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل وفسادِ نماز کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کر چکا،عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز وغیرہ اس سے واقع ہو جائے،اس سے پہلے نہ خلل واقع کا ازالہ تھا،نہ خلل آئندہ کا اندیشہ ،توسوا فضول و بے فائدہ کے کیا باقی رہا،لہذا اقتضائے فقہی پر اس صورت میں بھی فسادِ نماز (نماز کے ٹوٹنے کا حکم) ہے۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد7، صفحہ264،رضافاؤنڈیشن:لاہور)

اس جزئیہ کی ابتدائی اورانتہائی عبارت سے پتا چلا کہ اگر لقمہ دینے سے ترک واجب ولزوم سجدہ سہو کا ارتفاع ہو سکے تو لقمہ دینا بر محل ہے۔اس کی نظیر وہ صورت ہے جس میں امام قرات میں کوئی ایسی غلطی کرے جو مفسد نماز ہے اب بعدِ غلطی اس کو لقمہ دینا ضروری ہے تا کہ دفعِ فساد ہو۔چنانچہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"ہاں اگر وہ غلطی کر کے رواں ہو جائے تو اب نظر کریں ،اگر غلطی مفسد معنی ہے جس سے نماز فاسد ہو تو بتانا لازم ہے،اگر سامع کے خیال میں نہ آئی،ہر مسلمان کو حق ہے کہ بتائے،کہ اس کے باقی رہنے میں نماز کا فساد ہے اور دفع فساد لازم۔ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ286،رضافاؤنڈیشن:لاہور)

واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

13رجب المرجب1441ھ 9مارچ 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري